REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱/

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۲ تبوک ۱۳۳۰ ہش - ۲۲ ستمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۱۹

274

پاکستان کے لئے استثنار

واشنگٹن ۲۱ ستمبر۔ امریکی قومی حفاظتی کونسل نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ پاکستان کو اس امریکی قانون کے مطابق عمل سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے۔ جس کی رو سے امریکہ نے روسی بلاک کے ملکوں سے تجارت ممنوع قرار دی ہے۔ کونسل کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان اسلحہ یا گولہ بارود قسم کا کوئی جنگی سامان روس یا اس کے بلاک کے کسی ملک کو نہیں بھیجتا۔ اور ویسے بھی پاکستان کی تجارت غیر کمیونسٹ ملکوں ہی سے ہوتی ہے۔

تبت کے راستے قزاقوں کا ہندوستان میں داخلہ

نئی دہلی - ۲۱ ستمبر آج پنڈت نہرو نے ہندوستانی پارلیمنٹ کو بتایا۔ کہ بہت سے قزاق سنکیانگ سے غرب تبت کے راستے جموں و کشمیر اور لداخ کی سرحدوں کی طرف آ رہے ہیں۔ انہیں ہندوستان میں داخلہ سے روکنے کے لئے اور جو داخل ہو چکے ہیں۔ انہیں نکالنے کے لئے سرحدی چوکیوں کے فوجیوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس وقت تک ۵۰۰ قزاق ملک کے اندر داخل ہو چکے ہیں۔ بعض ان میں سے حجاز جانا چاہتے ہیں۔

محسود قبائل کا حکومت پاکستان سے مطالبہ

ہمیں ریاست جموں و کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے

پشاور ۲۱ ستمبر۔ شمالی اور جنوبی وزیرستان کی ایجنسیوں کا ۵ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج سرحد کے گورنر مسٹر چندریگر شاور واپس گئے۔ وانا میں (جو جنوبی وزیرستان ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے) آپ نے محسود قبائلیوں کے ایک عظیم الشان جرگہ کو خطاب کیا۔ اور کشمیر کے مسئلے میں ضبط و تحمل سے کام لینے کی تلقین کی۔ اور متحد رہنے کی تاکید فرمائی۔ اور کہا کہ پاکستان کی اس کوشش کے نتیجہ خیز ہونے کا انتظار کریں۔ جو وہ اس سلسلے میں سلامتی کونسل کی ضمیر کو بیدار کرنے کے لئے کر رہی ہے۔
گورنر سرحد نے قبائلی عوام کی اسلام سے محبت کو سراہا۔ اور تلقین کی کہ وہ اپنے اس جوش اور محبت کو تعمیری کاموں میں لگا کر اپنے وطن کی خوشحالی اور بہبودی میں اضافہ پر صرف کریں۔ یاد رہے کہ اس جرگہ میں آپ کی خدمت میں جو ایڈریس پیش کیا گیا تھا، اس میں انہوں نے حکومت پاکستان سے اجازت طلب کی تھی۔ کہ انہیں کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے کہا۔ ہندوستان نے حتمی وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ قبائلیوں کے نکلنے کے بعد اپنی فوجیں کشمیر سے واپس بلائے گا۔ لیکن انہیں ریاست سے نکلے دو سال ہو چلے۔ اور ہندوستان کی فوجوں کو نکالنے کی بجائے *

نزدیک و دور سے ——— ۲۱ ستمبر

برلن - آج مشرقی جرمنی اور وفاقی جرمنی کی حکومت میں ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ جس کی رو سے دونوں خطوں میں ۴ کروڑ ۰ ۷ لاکھ روپے کے تجارتی مال کا باہم تبادلہ ہوگا۔

ڈھاکہ - معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کی حکومت ڈھاکہ میں ایک کروڑ روپے کے صرفہ سے ایک جامع مسجد کی تعمیر کے مسئلے پر غور کر رہی ہے۔

روم - شمالی اوقیانوس کے ملکوں کی آئندہ جو کانفرنس روم میں ہونے والی تھی۔ وہ برطانیہ کے عام انتخابات کے باعث ۲۵ اکتوبر تک ملتوی ہو گئی ہے۔

قاہرہ - یہاں شمالی اوقیانوس کے ملکوں کی کانفرنس کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے ترکی اور یونان کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا ہے۔

ٹوکیو - آج وسطی کوریا پر اقوام متحدہ کی فوج نے ایک بڑے حملے کا آغاز کیا۔ اس حملے میں دو بکتر بند فوجیں شریک تھیں۔ آج اتحادی فوجوں نے ایک اہم بلند مقام پر قبضہ بھی کر لیا۔

اوٹاوہ - کل یہاں سے فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر شومان نے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں جلد ہی مغربی ملکوں کے وسائل کو یکجا کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی ادارہ قائم کرنے کی تجویز پیش کروں گا۔

نمک پر ڈیوٹی ہٹا دی جائے

ڈھاکہ ۲۱ ستمبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے تجویز کیا ہے۔ کہ صوبہ کے نمک پر ایکسائز ڈیوٹی نہ لی جایا کرے۔ اس سے صوبے میں نمک سستا ہو جائے گا۔ خبر ملی ہے۔ کہ مرکزی حکومت سے یہ بھی درخواست کی گئی ہے۔ کہ مغربی پاکستان سے آنے والے نمک کی قیمت اصل میں کمی کر دی جائے۔

جھوٹا اور بے بنیاد پراپیگنڈا

سلہٹ ۲۱ ستمبر جنوبی سلہٹ کے دو مقتدر اقلیتی لیڈروں مسٹر جگت گپتا اور مسٹر راجندر کمار ارجن نے ہندوستانی اخباروں کی ان بے بنیاد خبروں کو جھوٹا اور شر انگیز بتایا۔ کہ مشرقی پاکستان میں اقلیتیں غیر محفوظ ہیں۔ یا ان سے کوئی جزیہ وغیرہ لیا جا رہا ہے۔ ان دونوں لیڈروں نے کہا ہے۔ کہ یہ جھوٹا پراپیگنڈا اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ پاکستان سے وفاداری کا اعلان نہ کریں۔ حالانکہ اقلیتیں ادھر انتہائی حفاظت کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ان کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بلکہ ستم بالائے ستم یہ ہے۔ کہ ہندوستان نے پاکستان کی سرحدوں پر بھی اپنی فوجیں جمع کر دی ہیں۔ اور جوں جوں پاکستان اقوام متحدہ کے احترام کے باعث چپ ہے۔ ہندوستان ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ بلکہ اسے اس معاملہ میں سلامتی کونسل کی کمزوری سے بھی بہت شہ ملی ہے سلامتی کونسل کی اس کمزوری نے اب ان کا اعتماد اس ادارہ سے اٹھا دیا ہے۔ اور وہ اب یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بین الاقوامی ادارہ محض بڑی طاقتوں کے بہتر مفادات کے پیش نظر قائم کیا گیا ہے۔
افغانستان کے متعلق جرگہ نے اس نظریے کا اظہار کیا۔ کہ کابل کا آمر حاکم خاندان دشمنانِ اسلام کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے۔ اور یہ ان کا فرض ہے کہ اسے راہ راست پر لایا جائے اور اسے جائے گر اس کے خود غرض دوست اسے اپنے منحوس ارادوں کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

ایک انڈونیشی افسر کے مکان سے اسلحہ برآمد ہوئے

جکارتا ۲۱ ستمبر آج یہاں حکومت کے ایک افسر کے گھر سے مقامی پولیس نے بہت سے ہتھیار اور گولہ بارود برآمد کیا۔ ایک خبر میں کہا گیا ہے۔ کہ ان کے مکان سے ۲۰ دستی بم - ایک ٹامی گن۔ سات ریوالور - کچھ بندوقیں اور ۵۰۰۰ کے قریب کارتوس اور گولیاں برآمد ہوئیں۔ مغربی جاوا کے مسلمان مزدوروں کی کانفرنس نے کم سے کم تنخواہوں کے تقرر کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کانفرنس

مشرقی و مغربی بنگال میں حدبندی کا کام

نئی دہلی ۲۱ ستمبر آج ہندوستانی پارلیمنٹ کو نائب وزیر امور خارجہ نے بتایا کہ مغربی و مشرقی بنگال کے درمیان ۸۹۰ میل لمبی سرحد میں سے ۴۰ میل سرحد کی حدبندی ہو چکی ہے۔ آسام اور مشرقی بنگال کی سرحدوں پر بھی دونوں طرف سے پانچ پانچ میل علاقے کے ہوائی فوٹو لئے جا چکے ہیں۔ لیکن تری پورہ اور آسام کی سرحد کی ابھی حدبندی کا کام شروع نہیں ہوا۔

یونیورسٹی گراؤنڈ اور منٹو پارک میں شہری دفاع کے مظاہرے

لاہور ۲۱ ستمبر۔ آج شام یہاں یونیورسٹی گراؤنڈ اور منٹو پارک میں وسیع پیمانہ پر شہری دفاع کے مظاہرے کئے گئے جن میں قریباً ہزاروں تربیت یافتہ رضاکاروں نے حصہ لیا۔ ان مظاہروں میں ایک بارونق شہر کا نقشہ پیش کر کے دکھایا گیا۔ کہ بمباری کے دوران میں اور اس کے بعد رضاکاروں کی زیر ہدایت شہریوں نے نہ صرف اپنی جانیں ہی بچائیں۔ بلکہ مصیبت میں گھرے ہوئے لوگوں کو امداد بہم پہنچا کر انہیں محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ ان مظاہروں میں خاص طور پر اس امر کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ شہری دفاع اور اسکی تنظیم کے جملہ پہلو بیک نظر عوام کے سامنے آ جائیں۔ (اسٹاف رپورٹر)

پشاور ۲۱ ستمبر۔ حکومت سرحد نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے علاقہ شیخ بدین کی پہاڑیوں کو جنگلات کے لئے از سر نو کر دیا ہے۔ اور اس غرض کے لئے عملہ رکھنے کی منظوری بھی دے دی ہے۔ اس ساری سکیم پر ۲۲ ہزار روپے سالانہ کا خرچ ہوگا۔

چار مزید دو منزلہ بسیں

لاہور ۲۱ ستمبر ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق لاہور اومنی بس سروس کی چار اور دو منزلہ بسیں لاہور کو آج مل گئی ہیں۔ اس سے پہلے جو چھ بسیں پہنچ چکی ہیں۔ ان کا ان مختلف راستوں پر تجربہ ہو رہا ہے۔ جن پر انہیں یکم اکتوبر سے چلایا جائے گا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی - اے - ایل - ایل - بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۲۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب مشیرۃ شھر وجعلت الارض مسجدا و طھورا و احلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الیٰ قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ (بخاری)

ترجمہ :۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مجھے خدا کی طرف سے پانچ ایسی باتیں عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ اول مجھے ایک مہینے کی مسافت کے انداز کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا ہے۔ دوسرے میرے لئے ساری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے تیسرے میرے لئے جنگوں میں حاصل شدہ مال غنیمت جائز قرار دیا گیا ہے۔ چوتھے مجھے خدا کے حضور شفاعت کا مقام عطا کیا گیا ہے۔ اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا۔ لیکن میں ساری دنیا اور سب قوموں کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

تشریح :۔ اس حدیث میں ہمارے آقا فداہ نفسی کی پانچ ممتاز خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ جن سے آپ کی ارفع شان اور آپ پر خدا تعالےٰ کی غیر معمولی شفقت کا ثبوت ملتا ہے۔

پہلی خصوصیت آپؐ کی یہ ہے۔ کہ آپؐ کو ایک مہینہ کی مسافت کے انداز کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا۔ اور تاریخ اسلام اس بات کی زبردست شہادت پیش کرتی ہے۔ کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بظاہر کمزوری اور فقر کی حالت کے باوجود ہر دشمن آپ کے خداداد رعب سے کانپتا تھا۔ حتیٰ کہ بسا اوقات ایسا ہوا۔ کہ دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہؓ کی ایک قلیل جماعت لے کر اس کے مقابلہ کے واسطے نکلے۔ تو وہ آپ کی آمد کی خبر [illegible] بھاگ گیا۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] نے اس زمانہ کے سب سے بڑے بادشاہ قیصر روم کو ایک تبلیغی خط لکھا۔ تو اس نے آپ کے حالات سن کر کہا۔ کہ اگر میں اس نبی کے پاس پہنچ سکوں۔ تو آپ کے پاؤں دھونے میں اپنی سعادت سمجھوں۔

دوسری خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ آپ کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان جہاں بھی، اسے نماز کا وقت آجائے۔ اپنی نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور دوسری قوموں کی طرح اسے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اس لئے ضروری تھا۔ کہ تا مسلمانوں کے وسیع مجاہدانہ پروگرام میں سہولت پیدا کی جائے۔ اسی طرح آپ کے لئے زمین طہارت کا ذریعہ بھی بنا دی گئی۔ جس کا ادنیٰ پہلو یہ ہے۔ کہ اگر پانی نہ ملے تو ایک مسلمان وضو کی جگہ پاک مٹی کے ساتھ تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور یہ پانی اور مٹی کا جوڑ آدم کی خلقت کے پیش نظر رکھا گیا ہے۔ جو قرآنی محاورہ کے مطابق گیلی مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

تیسری خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ بخلاف سابقہ شریعتوں کے جن میں غنیمت کے مال کو جلا دینے کا حکم تھا۔ آپ کے واسطے جنگوں میں ہاتھ آنے والا مال غنیمت حلال کیا گیا ہے۔ جس میں یہ حکمت ہے۔ کہ ایک تو قوموں کے اموال یونہی ضائع نہ ہوں۔ اور دوسرے ظالم لوگوں کو یہ سبق دیا جائے۔ کہ اگر تم دوسروں پر دست درازی کرو گے۔ تو تمہارے اموال تم سے چھین کر مظلوموں کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں گے۔ اور تیسرے یہ کہ اسلامی غزوات میں کمزور مسلمانوں کے لئے مضبوطی کا سامان پیدا کیا جائے۔

چوتھی خصوصیت آپؐ کی یہ ہے۔ کہ آپ کو شفاعت کا ارفع مقام عطا کیا گیا ہے۔ شفاعت کے لفظی معنے جوڑ کے ہیں۔ اور اصطلاحی طور پر اس سے مراد عام دعا نہیں ہے۔ بلکہ وہ مخصوص مقام مراد ہے۔ جس میں ایک محبوب خدا دوہرے تعلق کی بنا پر (یعنی ایک طرف خدا کا تعلق اور دوسری طرف بندوں کا تعلق) خدا کے حضور سفارش کرنے کا حق حاصل کرتا ہے۔ اور اس سفارش کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے خدا میں ایک طرف تیرے ساتھ اپنے خاص تعلق کا واسطہ دیکر اور دوسری طرف تیری مخلوق کے لئے (یا فلاں مخصوص فرد کے لئے) اپنے قلبی درد کو تیرے سامنے پیش کر کے تجھ سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنے ان کمزور بندوں پر رحم فرما اور انہیں بخش دے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں۔ کہ جب قیامت کے دن لوگوں میں انتہائی گھبراہٹ اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگی۔ تو اس وقت وہ تمام دوسری طرفوں سے مایوس ہو کر میرے پاس آئیں گے۔ اور پھر میں خدا کے حضور ان کی شفاعت کروں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جائیگی۔

پانچویں خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ جہاں گذشتہ نبی صرف خاص خاص قوموں کی طرف آتے تھے۔ وہاں آپ ساری دنیا اور ساری قوموں کے واسطے مبعوث کئے گئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی خصوصیت اور بہت بڑا امتیاز ہے۔ جس کے نتیجہ میں آپ کا خداداد مشن ہر قوم اور ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے وسیع ہو گیا۔ اور آپ خدا کے کامل و مکمل مظہر قرار دیئے گئے۔ یعنی جس طرح ساری دنیا کا خدا ایک ہے۔ اسی طرح ساری دنیا کا نبی بھی ایک ہو گیا

(چالیس جواہر پارے)

اپنے بچوں کو اپنے کالج میں داخل کیجئے!

کیونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارے میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ہوتی رہے۔"

(الفضل ۲ ستمبر ۱۹۴۸ء)

نوٹ :۔ تھرڈ ایئر بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی نیز ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی کلاسز کا داخلہ ۲۴ ستمبر سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد دس دن تک لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ ہوگا۔ تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہو کر طالبعلم بی۔ ایس۔ سی میں یونیورسٹی کلاسز کے مضامین باٹنی۔ فزیالوجی وغیرہ بھی لے سکتے ہیں۔ نیز ایم۔ اے اور ایم۔ ایس۔ سی کی یونیورسٹی کلاسز کے تمام مضامین لے جا سکتے ہیں۔ فرسٹ ایئر میں داخلہ کیلئے صرف ۲۴ ستمبر کا دن مخصوص ہے۔ تفصیلات کے لئے کالج پراسپکٹس طلب فرمائیے!

جلسہ کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں!

جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء کے لئے مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب پندرہ اکتوبر تک اپنے کم سے کم ریٹ کے سر بمہر ٹنڈر بھجوا دیں۔ گو یہ ضروری نہیں کہ سب سے کم ریٹ کا ٹنڈر منظور کیا جائے۔

(۱) ٹھیکہ انتظامات نانبائیاں۔
(۲) " " باورچیاں۔
(۳) " آٹا گوندھوائی۔
(۴) " پیڑے کروائی۔
(۵) " قلعی کروائی دیگ۔
(۶) " مزدوران دیگ اٹھوائی
(۷) " کرایہ گیس روشنی۔
(۸) " گوشت گائے
(۹) ٹھیکہ گوشت بکری۔
(۱۰) " سبزی۔
(۱۱) " ظروف گلی
(۱۲) " لکڑی۔
(۱۳) " نصب کروائی تنور۔
(۱۴) " انتظام ماشکیاں۔
(۱۵) " انتظام خاکروباں۔

افسر جلسہ سالانہ ربوہ

تحریک جدید کا ایک نہایت ضروری اعلان

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے۔ حضور کا ارشاد خطبہ ۱۳ اگست ۲ ستمبر اور ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء میں شائع ہوا ہے۔ وہ دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ الگ بھی چھپوا کر بھجوایا جا رہا ہے۔ تاکہ وعدہ ادا نہ کر سکنے والے ہر دوست کو حضور کے ارشادات پڑھ کر فوری توجہ ہو۔ اور تحریک جدید کی جو مشکل اس وقت ہے وہ جلد سے جلد حل ہو جائے۔ اس واسطے حضور نے فرمایا ہے۔

"چاہیئے یہ تھا کہ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان سے پوچھا جاتا کہ وہ وعدہ کب ادا کریں گے۔ دس دن کے بعد ادا کریں گے یا ۱۵ دن کے بعد ادا کریں گے۔ اگر وہ کہتے کہ ہمیں تکلیف ہے۔ تو انہیں کہا جاتا کہ تم نے یہ مشکل اپنے خود پیدا کی ہے۔ اگر پہلے سے اس طرف توجہ کرتے تو یہ مشکل پیدا نہ ہوتی۔ اب اگر تم تکلیف میں پڑ گئے ہو تو اس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی۔ اس کی سزا سلسلہ کیوں بھگتے"۔

بس وہ احباب جو ادا نہیں کر سکے جن کے پاس روپیہ ہے۔ وہ فوراً ادا کر دیں۔ اور جن کے پاس نہیں وہ خواہ قرض لیں خواہ کوئی چیز فروخت کریں اپنا وعدہ ۱۵ دن کے اندر ادا کریں جیسا کہ حضور کے ارشاد بالا سے سمجھا جاتا ہے۔ ان تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور کے ان خطبوں کی تعمیل میں جو جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد اپنے وعدے سو فیصدی پورے کریں گے۔ اور ۳۱ اکتوبر تک معہ اہم دار تفصیل کے مرکز ربوہ میں داخل کر دیں گے۔ ان جماعتوں اور احباب کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اور کوشش کی جائیگی کہ شائع بھی ہو جائیں۔

جماعتوں کے کارکنوں کو خواہ وہ پاکستان کی جماعتیں ہوں یا ہندوستان کی یا غیر ممالک کی انہیں چاہیئے کہ تحریک جدید کے چندہ کی رقوم وصول کر کے جلد ارسال کریں۔ اور جو دوست حضور کے ارشاد میں وصولی چندہ کی جدوجہد کریں۔ ان کے نام سے بھی اطلاع دیں۔ تا ان کا نام بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کیا جائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

روزنامہ الفضل ــــــ لاہور
۲۲ ستمبر ۱۹۵۱ء

اسلام کا نمائندہ

چوہدری ظفر اللہ خان کی تقریر پر جو آپ نے سان فرانسسکو میں جاپانی امن کانفرنس کے موقعہ پر فرمائی۔ اس کے متعلق رائٹر خبر ایجنسی کی رپورٹ بیان کرتی ہے۔ کہ امریکہ کے عوام پر جو ملک میں ٹیلیویژن کے پھیلے ہوئے وسیع جال کی وجہ سے کانفرنس کی تمام کارروائی اپنے کانوں سے سن اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اس کا نہائت خوشگوار اثر ہوا ہے۔

رائٹر خبر ایجنسی نے یہ بھی بتایا ہے کہ ملک کے طول وعرض سے پاکستانی وفد کو اس عظیم الشان تقریر کے لئے شکریہ۔ مبارک باد اور تعریف کے بے شمار پیغامات پہونچے ہیں۔ جن میں سے ایک پیغام یہ کہا گیا ہے۔

"پاکستان کی یاد بطور ایک ذی شان اور روحانی ملک کے صرف ایک شخص کے خیالات کی وجہ سے میرے دل ودماغ کی لوح پر ہمیشہ کے لئے نقش ہو کر رہ گئی ہے"۔

یہ ایک شخص جس کے خیالات نے پاکستان کی سرزمین کو اس طرح چار چاند لگا دیئے ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان ہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خان کی ہستی اب کسی تعریف و تحسین کی محتاج نہیں۔ مغرب اور مشرق دونوں آپ کی قوت بیان۔ منطقی سلیقہ۔ استدلال۔ دیانت مقصد اور اسلامی حق گوئی کے معترف ہیں۔ ہر مذہب وملت ہر دیار وامصار کے خواص ہی نہیں بلکہ عوام بھی آپ کو اچھی طرح جاننے اور پہچاننے لگے ہیں۔ اس کے باوجود آپ نے کوئی نمائشی یا متقیانہ انداز بھی اختیار نہیں کر رکھا۔ آپ کا لباس اس زمانے کے ایک معمولی لکھے پڑھے مسلمان کے لباس سے علیحدہ نہیں ہے۔ آپ کا کھانا پینا اسلامی اکل وشرب کی شرائط کے ساتھ معمولی تعلیم یافتہ انسان کا سا ہے۔ آپ نے نہ تو کبھی پاکبازی کا کوئی سوانگ بھرا ہے۔ اور نہ کبھی معمولی سیدھے سادھے مسلمان کی عادات سے الگ کوئی جاذب نظر وتوجہ وطیرہ اختیار کیا ہے۔ آپ نے اپنا اثر جتانے کے لئے کبھی مرن برت نہیں رکھا۔ اور نہ کبھی اپنے لباس میں زاہدانہ اور رشیوں نیموں کا سا تکلف بے تکلفی کا اظہار فرمایا ہے۔

آپ ایک سادہ طبع پابند صوم وصلوٰۃ زمانہ حال کے تو تعلیم یافتہ مسلمان ہیں۔ اچکن بھی پہنتے ہیں اور کوٹ پتلون بھی زیب بدن کر لیتے ہیں۔ داڑھی رکھتے ہیں۔ الغرض بظاہر آپ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو آپ کو اس زمانے کے ایک دیندار تعلیم یافتہ مسلمان سے ممتاز کرتی ہو۔ مگر اس کے باوجود آج ایک امریکن دل تمام دنیا کے سامنے یہ اعلان کر رہا ہے۔ کہ صرف اس ایک شخص کے خیالات سے میں پاکستان کو ایک نہائت ذی شان اور روحانی ملک سمجھتا ہوں۔ اور یہ نقوش میرے دل ودماغ پر ایسے گہرے پڑے ہیں کہ قیامت تک نہیں مٹ سکیں گے۔

سول ملٹری گزٹ نے اپنی اشاعت ۱۰ ستمبر ۱۹۵۱ء میں ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے۔ جس میں اس واقعہ کو بیان کر کے وہ لکھتا ہے۔

یہ بہت بڑا خراج تحسین ہے جو کسی مقرر کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے وزیر خارجہ کو فخر کرنا چاہیئے کہ اس نے تمام دنیا کی نگاہ میں ہماری قوم کا وقار بلند کر دیا ہے۔ مگر چوہدری ظفر اللہ خان پہلے وہ شخص ہوں گے جو تسلیم کریں گے کہ ان کی یہ فتح عظیم اور یہ خراج تحسین درحقیقت اسلامی تعلیم کا حق ہے۔ جو اسلام نے اپنے شکست یافتہ دشمن کے ساتھ سلوک کرنے کے متعلق سکھائی ہے۔ اور جس نے تمام امریکہ کو جو آپ کی تقریر سن رہا تھا۔ اس وقت ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ جب آپ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل الفاظ پیش کئے۔

"جو ہاتھ دیتا ہے وہ اس ہاتھ سے جو لیتا ہے بلند ہوتا ہے"۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے اپنی تقریر میں جاپانی معاہدہ امن کی تعریف کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ "یہ معاہدہ عدل وانصاف۔ خیر اندیشی اور صلح ومحبت کا معاہدہ ہے۔" آپ نے تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ پر جب آپ نے اپنے شدید دشمنوں پر فتح حاصل کی۔ تو انہیں ان سے سخت انتقام لینے اور ان پر سختی کرنے کی بجائے لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف کر دیا۔ آپ نے تقریر میں فرمایا کہ ہمیں اس عجیب انسانیت مثال کو از سرنو قائم کرنا چاہیئے۔ جس سے دشمنوں کو دوستوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اور جس سے دنیا میں دائمی امن قائم ہو سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام دنیا میں ایک ایسا تیسرا نظریہ ہونے کا دعویدار ہے کہ صرف جو ہی موجودہ بین الاقوامی خراش اور معاندت کی قوتوں کو صلح ومحبت کی فضا میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اور بہتر نظام دنیا کا راستہ دکھا سکتا ہے

آپ نے فرمایا کہ جاپان اٹلی اور جرمنی جیسے اپنے پہلے دشمنوں کے ساتھ جنہوں نے انسانیت کو ایک نہائت تباہ کن جنگ میں مبتلا کر دیا تھا تبدیل شدہ رویہ اختیار کرنا اسلام کے لئے نہائت فصیح وبلیغ خراج تحسین ہے۔ جس کی شمع حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک کرتے ہوئے روشن کی تھی۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے موجودہ دنیا کے مسائل کا حل پیش کرتے وقت اسلام کی قابلیتوں پر روشنی ڈالنے سے اپنا وہ عظیم فرض ادا کیا ہے۔ جو ایک ایسے ملک کے نمائندہ کے شایان شان تھا۔ جو ایسے راستہ میں راہ نمائی کرنے کا متمنی ہے جو جدید جنگوں سے مبرّا۔ اور خوش آئندہ تر دنیا کی طرف لے جانے والا ہے"۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے جو کچھ کیا ہے وہ بطور ایک معمولی مسلمان ہونے کے ان کا فرض تھا انہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ ایک معمولی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کا فرض تھا کہ وہ قرآن پاک کی تعلیم اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ایک ایسی مجلس میں پیش کرتے۔ جس کی دھڑکن ساری دنیا محسوس کر رہی تھی۔ . . . . . .

. . . .

. . اس دنیا کے سامنے دنیا کا وہ اصول پیش کرے۔ جو خود اس کے نام میں داخل ہے۔ اور جس پر ایک انسان نے عمل کر کے دکھایا۔ اسلام کا اصول رواداری محض خیالی فلسفہ نہیں تھا۔ جس طرح عیسائیت میں ہے۔ کہ اگر کوئی تیری ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی آگے کر دے یہ محض خیالی فلسفہ ہے۔ جس پر آج تک کسی نے عمل کر کے نہیں دکھایا جو صرف دماغوں اور زبانوں اور تحریروں کی زینت بن رہا ہے۔ لیکن اسلام کا اصول معافی ایک عملی اور زندہ اصول ہے۔ جس پر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت عمل کر کے دکھایا۔ جب اگر آپ چاہتے۔ تو اپنے دشمنوں کے جسم روئی کی طرح دھن کر رکھ دیتے۔

واضح بات ہے کہ اس عظیم الشان عملی نظیر کا اثر انسانی طبیعت پر ہونا تھا۔ خواہ وہ کتنی بھی مغربی دنیا پرست دانش زدہ طبیعت کیوں نہ بن چکی ہو۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے اگر اس تاریخی نظیر سے امریکہ کے خواص وعوام کو اتنا متاثر کیا جتنا کہ رائیٹر کی خبر سے معلوم ہوتا ہے تو یقیناً اس کی وجہ خود یہ عملی زندہ مثال ہے۔ جس کی نظیر شائد ہی دنیا کی تاریخ میں کہیں مل سکتی ہو۔ یہ اسلام کا وہ شیریں پھل ہے کہ جس کے مزے آج بھی انسان چٹخارے لے کر بیان کر سکتا ہے۔ یہ اسلام قرآن کریم کا اسلام ہے۔ جو کہتا ہے کہ عین جنگ کے ایام میں بھی اگر کوئی اکیلا دکیلا مشرک تمہیں مل جائے۔ تو اس کو اسلام کا پیغام دے کر خود جا کر اس کے مامن تک پہنچا آؤ۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلام ہے۔ جو اس عورت کی اس وقت تیمارداری کرنے کے لئے بھاگ کر جاتا ہے۔ جو آپ کے راستہ میں کانٹے بچھایا کرتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب جستجو پر معلوم ہوا کہ آج اس لئے حضور کو ستانے کے لئے نہیں آئی کہ وہ بیمار ہے۔ ہاں یہ شیریں اور خوشبودار پھل دینے والا اسلام اس اللہ تعالےٰ کا اسلام ہے۔ جس نے لوگوں کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرمایا۔ یہ اس رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا اسلام ہے۔ جس کا اسوۂ حسنہ رہتی دنیا تک مسافران جادۂ حیات کے لئے شمع راہ بنا رہے گا مگر یہ سیاسی ملاّ کا اسلام نہیں ہے۔ جس کی زبان پر قتل قتال کے سوا کچھ چڑھتا ہی نہیں ہے۔ جس نے آج اسلام کو تمام دنیا میں بدنام کر رکھا ہے۔ اور اس بات پر فخر کرتا ہے۔ کہ

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

جس نے اسلام کو الٹا۔ کتنا غضب ہے خود اس لفظ کے ذاتی معنے کے متضاد خونخوار غولانہ بیابانی کا دین بنا کر رکھ دیا ہے۔

آج مسلمان حیران ہے کہ ساری دنیا اسلام کے نام سے کیوں چڑ جاتی ہے آج کیوں مسلمان کو صلح وامن اور محبت کی مجالس میں کوئی جگہ نصیب نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ ساری دنیا کے نمائندوں کی مجلس میں جب آزادئ ضمیر کا سوال پیش ہوتا ہے۔ تو سیاسی ملا کا مارگزیدہ مسلمان اس بھری محفل میں آزادئ ضمیر کی مخالفت کرتا ہے۔ کیا یہ اس اسلام کا پھل ہے جس نے سب سے پہلے دنیا میں اعلان کیا تھا

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔ لکم دینکم ولی دین۔

کیا یہ وہی اسلام ہے جو سیاسی ملاّ آج دنیا میں پیش کر رہا ہے۔ جو کہتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے تو اس کی ادنےٰ سزا یہ ہے کہ اس کو بے تحاشا فوراً قتل کر دیا جائے۔ خواہ عورت ہو۔ مرد ہو بچہ ہو جوان ہو

فکر و نظر

— خورشید احمد

"فقیہ العصر تاریخ دان"

معاصر کوثر "ایک فقیہ العصر تاریخ دان" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"روزنامہ پرتاپ میں اسلامی جہاد کے عنوان سے ایک تاریخی مضمون شائع ہوا ہے . . . . . . جو بے حد دلچسپ ہے سنئے اور سر دھنئے ارشاد ہوتا ہے:۔

"حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ سے مکہ واپس آ گئے۔ اور مکہ والوں کو دعوت اسلام دی۔ تو قریشیوں نے انکار کیا ان کو کافر قرار دیا گیا۔ اور جہاد کا مسئلہ ان پر آزمایا گیا۔ کئی سال لڑائیاں لڑنے کے بعد اور آخری لڑائی میں طرفین کے ۔۔۔ ۳۶۰ آدمی مرنے کے بعد عرب کا دیش مسلمان ہوا"۔

بھارت کے وزیر معارف کو اس فقیہ العصر تاریخ دان کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ نرگس اپنی بے نوری پہ ہزاروں سال رویا کرتی ہے تب کہیں جاکر ایسے دیدہ ور پیدا ہوتے ہیں"۔

(کوثر ۱۲ر ستمبر ۱۹۵۱ء)

پرتاپ کے تاریخ دان نے جو کچھ لکھا سراسر غلط اور بے بنیاد لکھا۔ اور معاصر کوثر نے اس پر جو لطیف تبصرہ فرمایا ہے وہ بھی بجا ہے۔ لیکن ہم کوثر کی خدمت میں پاکستان کے ایک "فقیہ العصر تاریخ دان" کی تحقیقات بھی عرض کرتے ہیں۔ جو کوثر اور ان کی جماعت کے امیر بھی ہیں مولانا مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

(۱) "تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے" (جہاد فی سبیل اللہ ص ۹)

(۲) "مسلم پارٹی کے لئے اصلاح عمومی اور تحفظ خودی دونوں کی خاطر یہ ناگزیر ہے کہ کسی ایک خطہ میں اسلامی نظام کی حکومت قائم کرنے پر اکتفا نہ کرے . . . . . . اگر اس میں طاقت ہو گی تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔ یہی پالیسی تھی۔ جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا . . . . . . رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا"

ص ۲۸

بھارتی تاریخ دان اور پاکستانی تاریخ دان مولانا مودودی صاحب کے خیالات میں جو مطابقت ہے وہ ظاہر ہے۔ معاصر کوثر نے بھارت کے فقیہ العصر تاریخ دان کی تحقیقات پر تو خوب تبصرہ کر ڈالا۔ کیا وہ مولانا مودودی صاحب کے بیان پر بھی اسی انداز سے تبصرہ کرنے کی جرأت کرے گا؟ "تحریک اقامت دین کا نقیب و داعی" ہونے کا تقاضا تو یہی ہے!

دینیات کا نصاب

حکومت پاکستان کی یہ مسلمہ پالیسی ہے کہ پاکستان کے تمام باشندوں کے مذہبی عقائد کا یکساں احترام کیا جائے۔ اور کوئی ایسا فعل نہ کیا جائے جو پاکستان کے رہنے والے کسی طبقہ یا گروہ کے لئے مذہبی طور پر دباؤ یا جبر کا رنگ رکھتا ہو یا ان کے لئے دل آزاری کا موجب ہو۔

گو ملک کا ایک فتنہ پرداز طبقہ ایک عرصہ سے ایسی حرکتیں کر رہا ہے جو کھلے طور پر حکومت کی اس مسلمہ پالیسی کے منافی ہے۔ لیکن از حد تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبائی مدارس کے لئے جو کتب بطور نصاب منظور کی ہیں۔ ان میں بھی مندرجہ بالا اصل کو پورے طور پر ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ بالخصوص دینیات کے نصاب میں ایسی کئی باتیں دانستہ یا نادانستہ طور پر درج کر دی گئی ہیں۔ جو یقینی طور پر کئی فرقوں کے عقائد کے نہ صرف خلاف ہیں۔ بلکہ ان کے احساسات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب ہیں۔

چنانچہ اسی سلسلے میں معزز معاصر روزنامہ آفاق لاہور لکھتا ہے:۔

"مثال کے طور پر دینیات کو لیجئے اس کا نصاب بناتے ہوئے خاص خیال رکھا گیا ہے کہ اگر "مسلمانی دو کتاب" ہی ہے تو وہاں تو مکمل ہو . . . . لیکن پنجاب میں صرف ایک ہی فرقہ نہیں بستا۔ ختم نبوت کو قادیانی۔ تقلید کو اہل حدیث، کو اہل قرآن۔ فاتحہ خلف الامام کو اہل حدیث کب سنی نقطہ نگاہ سے سننا پسند کرے گا؟ چنانچہ بعض گوشوں سے دبے دبے بعض جگہوں سے پرزور احتجاج ہوئے۔ "رضا کا رزادہ" شیعہ میں شور مچا۔ اب محکمہ نے دینیات شیعہ کا نصاب الگ بنانے پر غور فرمانا شروع کر دیا ہے۔ لیکن امکان ہے کہ ابھی دینیات کے کئی اور نصاب بنانے پڑیں گے"۔

(روزنامہ آفاق ۸ر ستمبر ۱۹۵۱ء)

دراصل تمام فرقوں کے معتقدات کا لحاظ رکھ کر دینیات کا نصاب مقرر کرنا ایک بڑا نازک اور کٹھن کام ہے۔ ملک کے جو عناصر حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ وہ بیک جنبش قلم ان کے مجوزہ اسلام کو ملک میں رائج کر دے۔ وہ اگر چاہیں تو اس دو ورقہ کتاب "مسلمانی" مکمل کرنے کی ناکام کوشش سے کافی سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

بہر حال حکومت کو اس شکایت کا فوری ازالہ کرنا چاہیئے۔

پیشہ ور گداگر

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے گداگری کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ دو محتاج خانے قائم کئے گئے ہیں۔ جن میں ایسے معذور بھکاریوں کو رکھا جائے گا۔ جو جسمانی اعضاء سے محنت مزدوری کر کے روزی کمانے کے ناقابل ہوں گے۔ باقی تمام گداگروں کو کام کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

یہ فیصلہ بہت مستحسن ہے۔ بشرطیکہ اس پر استقلال اور کامیابی کے ساتھ عمل کیا جاسکے۔ اور کسی بھکاری کے لئے یہ عذر باقی نہ رہنے دیا جائے کہ اسے مانگنے سے تو منع کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے کام مہیا نہیں کیا جاتا۔ اس سے پہلے بار بار گداگری کی لعنت کو ختم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن کسی نہ کسی وجہ سے کامیاب نہ ہوسکیں۔

اسلام مانگنے اور سوال کرنے کی عادت کو پسند نہیں کرتا۔ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ بھی ہر مسلمان کے لئے یہی سبق دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اقتصادی بہبودی اور قومی وقار کا بھی یہ تقاضا ہے کہ ہمارے ملک کا کوئی فرد ایسا نہ ہو جو اس لعنت میں مبتلا ہو۔

یہ تو تھا عام بھکاریوں کا سوال ـــ لیکن پاکستان میں ایسے منظم بھکاریوں کا بھی ایک ٹولہ موجود ہے۔ جس نے لیڈری۔ قوم فروشی اور تفرقہ انگیزی کو بطور پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ گروہ عمر بھر محنت مزدوری کرنے کی بجائے "خطابت کے جوش" اور "تقریر کی روانی" کے ذریعہ قوم سے روپیہ بٹورتا رہا ہے۔ لیکن اسے کبھی بھی قوم کے لئے کوئی مفید کام کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ بلکہ ہمیشہ یہ قوم کے لئے مار آستین ثابت ہوا ہے

کیا حکومت ان ترقی یافتہ بھکاریوں کا بھی کوئی علاج کرے گی؟

بلا تفصیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

بعض اشخاص اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بذریعہ منی آرڈر چندہ بھجواتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل درج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں محسوب نہیں ہوسکتیں۔ اور بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ ایسی رقوم کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے۔ بذریعہ خط وکتابت اور اعلان اخبار الفضل انہیں اطلاع دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے۔ تو بمطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعے سیکرٹری صاحبان مال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رقم بھیجتے وقت اس کی تفصیل کوپن منی آرڈر پر لکھ دیا کریں۔

لیکن اگر تفصیل چندہ لمبی ہو اور کوپن منی آرڈر پر درج نہ ہوسکتی ہو تو بذریعہ چٹھی ساتھ ہی تفصیل بھجوا دیا کریں۔ تاکہ وقت پر رقم داخل خزانہ ہو جایا کرے۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی کہ ایسی رقوم تین ماہ کے بعد چندہ عام میں منتقل کر دے۔ اگر اس وجہ سے جماعتوں کے حسابات میں خرابی پیدا ہوئی۔ تو اس کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔

(ناظر بیت المال)

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ضرورت

تعلیم الاسلام کالج میں انگریزی کے لیکچراروں کی تین اسامیوں کے لئے ایسے اصحاب کی فوری ضرورت ہے۔ جنہوں نے انگریزی میں ایم اے کا امتحان کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ تنخواہ قابلیت اور تجربہ کے مطابق دی جائے گی۔

نیز فزکس کے ڈیپارٹمنٹ میں ایک لیکچرر اسسٹنٹ کی اسامی خالی ہے۔ جس کے لئے ایف ایس سی کا امتحان پاس ہونا ضروری ہے۔

درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد وغیرہ بتوسط پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور کے نام آنی چاہئیں

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

یادِ ایام

آج سے پینتالیس سال قبل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پُرمعارف تقریر

"شرک اور اس کی بیخ کنی"

(۲)

پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کرسکتا جس کا کہ اسے علم ہو۔ اور بے علمی کی خطا کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا۔ اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ

من قال لا الٰہ الا اللّٰہ فدخل الجنۃ

یعنے جو کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کیونکہ جب وہ شرک کو چھوڑ دیگا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اس کی صفات کو برحق مان لے گا تو وہ کوئی اور گناہ کرے گا ہی نہیں اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ انعامات الٰہیہ کا مورد ہو۔ ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا ہی کے لئے ہوتا ہے۔ یعنے جب وہ بولتا ہے تو خدا کے لئے بولتا ہے۔ سنتا ہے تو خدا کے لئے سنتا ہے۔ کھاتا ہے تو خدا کے لئے کھاتا ہے اور پیتا ہے تو خدا کے لئے۔ اس وقت شیطان بھی اس کے قریب نہیں جاتا۔ گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان بھی مسلمان ہوتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے تو وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کیلئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ اس موقعہ پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اے نفس مطمئنہ

میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پس کیا دوسرے لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہیں۔ وہ ہیں مگر اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ بیان فرماتا ہے کہ بندہ تو وہ ہے جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق بھی بنا دے جو طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ان کا نفس نفس امارہ ہے تو کیونکر وہ میرے بندے ہو سکتے ہیں۔ بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کیلئے ہو جائے۔ مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اوروں کی پرستش کرتا ہے ان سے بھی نفع و ضرر کی ویسی ہی امید رکھتا ہے جیسے کہ خدا سے تو کیونکر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ کہہ سکتا ہے اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خدا تعالیٰ کی احدیت سے مطمئن ہے اور وہ کسی اور کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ جو ایک خدا کو متصف ہے تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور جو

عبودیت اور خالص بندگی

سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لائق بنا دیتا ہے۔ پس اس جگہ عبد کے معنے اسی بندہ کے ہیں جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے۔ مثال کیلئے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابوجہل بھی۔ مگر ابوجہل نے اپنی شرارت فسق و فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا۔ بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا۔ اور انہیں کی طرفداری میں اپنی جان تک قربان کی۔ مگر آنحضرت صلعم نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا۔ شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادت اور قربانیاں سب خدا کے لئے ہی مخصوص رکھیں اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت کیا۔ پس خود مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہوا اور اس کا کیا۔ ابوجہل تو

بدر کے میدان میں

قتل کیا گیا اور ایک کنوئیں میں اس کی لاش پھینکی گئی۔ اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی۔ یعنے اس نے کہا تھا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا۔ کیونکہ عرب کے سرداروں کی نشانی یہی ہوتی تھی۔ مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اور اسی وقت دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح نصیب ہوئی کہ ...... وہ خدا تعالیٰ کی وہ جنت کے وارث نہ صرف عقبےٰ میں بلکہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وادخلی جنتی۔ پس وہ انسان جو خدا تعالیٰ سے کامل تعلق کرنا چاہے وہ شرک کو چھوڑ دے کیونکہ خدا کو شرک پسند نہیں اب میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ

شرک دو قسم پر

مشتمل ہے۔ ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی۔ شرک جلی وہ جو کھلا کھلا شرک ہے یعنے بتوں وغیرہ کا شرک یا انسان پرستی قبر پرستی۔ چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ ایسے شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں مگر اچھا سمجھ کر۔ اور ایسا شرک اکثر دور بھی ہو جاتا ہے۔ مگر زیادہ خوف کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے یعنی چھپا شرک۔ ایسا شخص مانتا ہے کہ خدا ایک ہے اور پھر شرک کا مشرک ہی ہے۔ وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی برا سمجھتا ہے مگر پھر بھی شرک کی مرض میں گرفتار ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مریض ایک سخت مرض میں گرفتار ہے اور پھر بھی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے۔ حکیم اس کو دوائی دیتا ہے اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ میں تو اچھا بھلا ہوں۔ مگر افسوس کہ اگر اس کو

چشم بصیرت ہو

تو وہ سمجھے کہ میں حکیم پر ہنستا ہوں۔ حالانکہ میری حالت ایسی ہے کہ مجھ پر رویا جائے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ خدا پر ہی کامل بھروسہ رکھا جائے اور خشوع خضوع سے دعا کی جائے کہ یا الٰہی ہم کو اس مہلک مرض سے بچا۔ یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے وہی عبادت کے وقتوں میں تساہل سے کام کرتا ہے۔ یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھ کو اس نوکری سے الگ کر دے تو میرا کوئی اور چارہ نہیں اور میں مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ یا یہ کہ اگر فلاں شخص میری امداد نہ کرے گا تو میرا کام نہیں بنے گا تو وہ شرک کرتا ہے۔ اور گویا کہ خدا سے بڑھ کر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے۔ یا خدا کی مدد سے بڑھ کر کسی اور کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔

پھر دوستی کے رنگ میں

ہوتا ہے۔ بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جو شریعت کے خلاف ہو۔ اور نہیں سمجھتا کہ خدا کا خوش کرنا مجھ پر زیادہ واجب ہے بہ نسبت اس دوست کے پس وہ شرک کرتا ہے اور پھر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بھروسہ کر لیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کر لیتا ہے کہ وہ شرک کے درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا سے دعائیں کرو اور خود کوشش کرو۔ کیونکہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا۔ جو اس کو پکارتا ہے اس کی سنی جاتی ہے۔ دیکھو آجکل کا زمانہ ایسا خوفناک ہے کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور ویسا ہی بلکہ بڑھ کر بابرکت ہے کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کر دے۔ مگر ساتھ ہی وہ اس وقت خزانہ کھول کر بیٹھا ہے تاکہ جو سوال کرے وہ اپنے سوال سے بڑھ کر پا وے۔ اس زمانہ کی نسبت ہر قوم اور ہر مذہب میں پیشگوئیاں ہیں کہ اس میں خدا کے مامور کی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی۔ یہانتک کہ پارسیوں میں بھی پیشگوئی ہے کہ آخر زمانہ میں جس کی فلاں فلاں نشانیاں ہوں گی۔ اہرمن و یزدان (یعنے شیطان اور یزدان (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہوگی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جائیگا۔ پس یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ لوگوں نے مال و زر کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور گویا کہ خدا کا شریک ٹھہرایا ہے۔ یہ وقت تھا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے اور اس نے ایسا ہی کیا ہے اور جیسا کہ نبیوں کے ذریعہ سے خبر دی تھی اس وقت وہ شخص مامور ہوا ہے جس کے لئے مقدر ہے کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑ دے یعنے شرک کو دور کرے۔ ہاں دنیا دیکھ لے گی کہ شرک کس طرح تباہ ہوگا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے بھی شرک کو دور کریں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور ہر وقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی مسعود کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہیں جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے یا وہ زمانہ آ گیا ہے کہ شرک لوگوں کے دلوں سے نکل جائے ..... دنیا کو شرک چھوڑنا پڑے گا خواہ وہ اپنی مرضی سے چھوڑے یا کوڑے سے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے
اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اس کو قبول
کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے
اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

مذہب عیسوی جو شرک میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور جس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین میں شامل کر لیا ہے۔ اب اس کے زوال کا وقت آ گیا ہے۔ تم اس کے مال و زر کو دیکھ کر حیران نہ ہو۔ کیونکہ اس وقت جب کہ اس کا نام و نشان نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا تھا۔ اگر مجھ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ دنیا اس کو دیکھ کر ہلاک ہو جائے گی تو میں رحمٰن کے منکروں کے لئے ایسا کرتا کہ اس قدر مال دیتا کہ سونے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے۔

پس ڈرو نہیں یہ قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔

(باقی)

یوم التبلیغ کی تقریب پر مختلف مقامات پر پیغام حق

ڈیرہ غازیخان

احباب کے دو گروپ بنا دیئے گئے۔ ایک گروپ نے شہر میں اشتہارات تقسیم کئے۔ دوسرے گروپ نے دیہات میں ایک جلسہ منعقد کر کے تبلیغ کی۔ اس جلسہ کا انتظام ہمارے بلوچ احباب کی نئی جماعت نے موضع کوٹ ہیبت میں کر رکھا تھا۔ ملحقہ دیہات میں منادی کر دی گئی تھی۔ مولویوں کے منع کرنے کے باوجود سنجیدہ طبقہ کثیر تعداد میں جلسہ میں شامل ہوا۔ دو اجلاس منعقد کئے گئے۔ اجلاس اول میں سردار غلام قادر خان صاحب قیصرانی اور مولوی محمد عثمان صاحب مبشر نے صداقت احمدیت پر تقادیر کیں۔ اجلاس دوم میں جناب ملک عزیز محمد صاحب وکیل اور خاکسار نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور مسیح محمدی علیہ السلام کی آمد و صداقت کے موضوع پر تقادیر کیں۔ بعض غیر احمدی احباب نے اپنی تشفی کے لئے کچھ اعتراضات بھی کئے۔ اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے گئے۔ اور اس طرح جلسہ قریباً ۱۱ بجے سے لیکر نماز ظہر کا وقت نکال کر ½۴ بجے ختم ہوا۔ سامعین نے ہماری تقاریر کا عمدہ اثر لیا۔ مستورات کا الگ تبلیغی جلسہ اس موضع میں منعقد ہوا۔ جس میں منشی علی محمد صاحب کی اہلیہ محترمہ اور منشی رحمت علی صاحب کی دختر نیک اختر نے تبلیغ کی۔

(عبد الرحمن مبشر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان)

چک ۳۷ جنوبی سرگودھا میں کامیاب جلسہ

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۱ء کو چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا میں جلسہ منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس صبح ۹ بجے زیر صدارت مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و امام مسجد لندن شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مولوی عبد اللہ خان صاحب اختر جنوبی، مولوی محمد احمد صاحب نسیم، شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل اور جناب قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی پروفیسر جامعۃ احمدیہ احمد نگر نے تقادیر کیں۔

دوسرا اجلاس ٹھیک ۳ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حافظ فیض احمد صاحب نے پنجابی زبان میں تبلیغی نظمیں سنائیں۔ جو مقبول ہوئیں۔ جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری سابق مبلغ بلاد عربیہ و حال پرنسپل جامعۃ احمدیہ احمد نگر نے مقصد احمدیت پر تقریر فرمائی۔ اور ان کے بعد جناب مولانا شمس صاحب نے اعتراضات کے جوابات میں ½۶ بجے تک تقریر فرمائی۔ اور دوسرا اجلاس ختم ہو گیا۔

تیسرا اجلاس رات کو ۹ بجے زیر صدارت جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولانا شمس صاحب نے اپنی تقریر کو مکمل کیا۔ اور اُن کے بعد جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے استحکام پاکستان پر تقریر فرمائی۔ مولوی عبد اللہ خان صاحب اختر جنوبی مبلغ سلسلہ نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں دعا کی گئی۔ اور جلسہ ٹھیک ½۱۱ بجے ختم ہوا۔

(نامہ نگار از چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا)

سانگلہ

احباب جماعت صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ انہیں وفود میں تقسیم کر دیا گیا۔ ضروری ہدایات اور دعا کے بعد احباب مختلف اطراف میں نکل کھڑے ہوئے۔ بعض وفود ارد گرد کے دیہات میں چلے گئے۔ قریباً ۲۳۰ آدمیوں کو پیغام حق زبانی گفتگو سے پہنچایا گیا۔ ۵۳۰ تبلیغی ٹریکٹ دیئے گئے۔ اس سلسلہ میں بعض دوستوں کو رات بھر باہر رہنا پڑا۔ اور اگلے روز واپسی پر بھی تبلیغ کرتے آئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر دے۔

(علی اکبر شاہ، سیکرٹری تبلیغ کمیٹی بازار سانگلہ)

جہوڑ چک

جماعت کے احباب کو پانچ وفود میں تقسیم کیا گیا اور اُن کے امراء مقرر کر کے حلقہ ہائے تبلیغ تجویز کر دیئے گئے۔ ایک وفد گاؤں میں زمیندار طبقہ میں تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا۔ مورخہ ۱۶ ستمبر کو ۹ بجے تک سب احباب تبلیغ کے لئے باہر چلے گئے۔ ایک وفد شہر سانگلہ ہل میں بھی تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا۔ ایک کارخانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی گئی۔ لوگوں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ رومن کیتھولک فرقہ کے گرجا میں جاکر پادری صاحب سے ملاقات ہوئی۔ گفتگو کرنا چاہی۔ مگر انہوں نے اردو اور پنجابی زبان نہ جاننے کا عذر کر کے ٹال دیا۔

(احقر محمد ابراہیم شاد احمدی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جہوڑ چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

کوٹ فتح خان

بصدارت کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب جلسہ منعقد کیا گیا۔ مقامی علماء اور شرفاء کے مجمع میں احمدیت پیش کی گئی۔ اور اختلافات پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی گئی۔

(محمد اکبر سیکرٹری تبلیغ کوٹ فتح خان)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے خطاب کیا کریں۔

یادداشت بخدمت اراکین حکومت پاکستان از جانب علمائے کرام و مجتہدین ملت جعفریہ

(منقول از اخبار در نجف سیالکوٹ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۱ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم مملکت پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ہی مسلمانان پاکستان کا مسلسل مطالبہ ہے۔ کہ موجودہ حکومت کو حکومت شرعیہ میں تبدیل کر دیا جائے۔ ہماری بھی دلی خواہش ہے کہ مملکت میں احکام خدا اور رسول کا نفاذ ہو۔ لیکن اس کے دوسرے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف ارباب حکومت کو توجہ دلانا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔

(۱) مملکت پاکستان میں مذہبی بنیادی عقائد کے لحاظ سے دو اہم فرقے (شیعہ سنی) آباد ہیں۔ جن کی مشترکہ جدوجہد سے پاکستان حاصل ہوا ہے۔ انہیں ثمرات پاکستان سے مساویانہ طور پر مستفید ہونے کا حق حاصل ہے۔

(۲) اسلامی دستور کے بنیادی اصول میں شیعہ و سنی نظریات مختلف ہیں۔ کیونکہ کتاب و سنت کے معانی و تعبیرات میں ناقابل انکار اختلاف موجود ہے۔

(۳) قیام حکومت اسلامیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ مملکت میں احیائے علوم دینیہ۔ اقامت ارکان اسلام۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر۔ اجرائے احکام شرعیہ کو عملی شکل دی جائے۔

(۴) شیعی نقطہ نگاہ سے حکومت شرعیہ مندرجہ ذیل شکل میں منحصر ہے۔ جس سے تجاوز نہیں کیا جا سکتا۔ "رئیس مملکت ماہر امور شریعت عالم دین ہو۔ اور دوسرے افراد حکومت صرف مشیر کی حیثیت سے اس کے معین و مددگار ہوں۔ جو اسے فیصلہ میں آسانیاں بہم پہنچائیں۔ لیکن ان کے آراء کے قبول و رد کا اختیار کلی اُسی کو حاصل ہو۔ اور اسی کا فیصلہ آخری و ناطق ہو۔"

(۵) شیعی نقطہ نظر سے امور شریعت میں جمہوریت یعنی رائے عامہ کے اعداد و شمار کو کوئی وقعت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ یہ منصب اہل حل و عقد کا ہے۔ جن کے اقوال و آراء امور دینیہ میں فتاویٰ شرعیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۶) علمائے کانفرنس کراچی نے اسلامی دستور حکومت کے جو بنیادی اصول تجویز کئے ہیں۔ وہ تمام تر جمہوری تقاضوں پر مبنی ہیں مثلاً دفعہ نمبر ۱۲ کے یہ الفاظ ہیں "رئیس مملکت کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ جس کے تدین صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔" اس تجاویز میں رئیس مملکت کی صلاحیت و تدین اور اصابت رائے کا فیصلہ جمہور کے ہاتھوں میں دے دیا گیا ہے۔ حالانکہ رئیس مملکت جو در اصل ذمہ دار حکومت شرعیہ ہوگا۔ اُن کی صلاحیت کا معیار عوام کے خواہشات نہیں ہو سکتے۔ نیز دفعہ ۱۶ میں یہ [illegible]

جو جماعت رئیس المملکت کے انتخاب کی مجاز نہ ہو گی۔ وہی کثرت آراء سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہو گی۔ اس تجویز میں ذمہ دار حکومت شرعیہ کا عزل و نصب جمہور کی خواہشات کے تابع کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ مذہب کا مقصد لوگوں کے خواہشات کی حد بندی کرنا ہے۔ مگر اس تجویز میں عوامی خواہشات کو حکم شرع پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ از قبیل ان تجاویز میں بکثرت ایسے نقائص ہیں۔ جو شیعہ نقطہ نظر سے درست نہیں ہیں جن پر بحث و تمحیص ہماری اس یادداشت کے اصل مقصد سے خارج ہے۔

(۷) ہمارا یہ مطالبہ نہیں کہ ہمارے نقطہ نظر کی حکومت برادران اہل سنت پر مسلط کی جائے۔ مگر ہم یہ بھی نہیں گوارہ کر سکتے۔ کہ ہمارے مذہبی نظریہ کے خلاف ہم پر کوئی حکومت مسلط کر دی جائے۔

(۸) یہ ایک ناگوار حقیقت ہے۔ کہ ہمیں جمہوری حکومتوں کا تجربہ ہو چکا ہے۔ وہ ایک ایسا شدید قسم کا خطرہ ہے جو شیعہ کے دلوں سے محو نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ہم اپنے مذہب کے خلاف کسی جمہوری حکومت کو دینی و اسلامی حیثیت نہیں دے سکتے۔

(۹) جب کوئی ایسا اسلامی دستوری خاکہ ممکن نہ ہو جس پر فریقین متفق ہو سکیں۔ تو ہماری رائے یہ ہے۔ کہ تشکیل ہونے والی حکومت کا نام "حکومت پاکستانیہ" تجویز ہو۔ جس طرح مسلمان ممالک میں "حکومت سعودیہ" "حکومت عراقیہ" نام مشہور ہیں۔

(۱۰) حکومت پاکستانیہ کے ماتحت دو قسم کے محکمے قرار دیئے جائیں۔ ایک وہ محکمہ جس کا تعلق امور مذہب سے ہو۔ اس میں ہر فرقہ کو اس کے مذہب کے مطابق آزادی اور حقوق حاصل ہوں۔ اور وہ اپنے مذہب کی تعبیر کے مطابق احکام خدا اور رسول پر عمل کرے۔ جس کے تحفظ و بقاء کی ذمہ دار حکومت پاکستانیہ ہو۔ کیونکہ ایک فرقہ بعض امور کو سنت قرار دیتا ہے۔ اور دوسرا فرقہ اسی کو بدعت سمجھ کر اس کو محو کرنا اپنا فریضہ جانتا ہے۔

مذہبی محکمہ کو حکومت کی طرف سے جو مراعات ہوں اس میں ہر فرقہ کے ساتھ عدل و انصاف ہو۔

دوسرا وہ محکمہ جو سیاسی و ملکی امور سے متعلق ہو۔ اس میں تمام مسلمانان پاکستان کو بلا تفریق مذہب و ملت اور بلا امتیاز نسل و وطن بلحاظ قابلیت و صلاحیت مساویانہ حقوق حاصل ہوں۔ تاکہ ہر فرقہ کے افراد ثمرات مملکت سے بہرہ اندوز ہوں۔ اور تمام جماعتیں اپنے مذہب سے مطمئن ہو کر متفقہ طور پر اپنے ملک کی خدمت انجام دیں۔

بک ڈپو تحریک جدید

(و) - سلسلہ احمدیہ کی جس کتاب کی ضرورت ہو ہمیں لکھئے
(ب) - مندرجہ ذیل کتب برائے فروخت ہمارے پاس موجود ہیں -

۱- قرآن کریم بطرز یسرنا القرآن بغیر ترجمہ — ۰ — ۶
۲- قاعدہ یسرنا القرآن ۰ — ۱۰ — ۰
۳- تفسیر کبیر پارہ ۵ اول ۹ رکوع ۰ — ۸ — ۵
۴- " " عم حصہ سوم ۰ — ۸ — ۶
۵- " " سورہ کہف ۰ — ۸ — ۱
۶- نیو ورلڈ آرڈر ۰ — ۰ — ۱
۷- اسلام اور ملکیت زمین ۰ — ۸ — ۲
۸- اصحاب احمد غیر مجلد ۳/ روپے مجلد ۰-۱۲-۳
۹- اسلام اور مذہبی آزادی ۰ — ۱۲ — ۰
۱۰- چالیس جواہر پارے (از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) ۰-۱۲-۰
۱۱- نزول المسیح ۰ — ۸ — ۲
۱۲- کشتی نوح ۰ — ۶ — ۰
۱۳- حقیقۃ الوحی کاغذ قسم اول ۸ روپے قسم دوم ۰ — ۰ — ۶
۱۴- تجلیات الٰہیہ ۰ — ۴ — ۰
۱۵- " کا ازالہ ۰ — ۲ — ۰
۱۶- " امیر ۰ — ۰ — ۳
۱۷- سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم ۰ — ۸ — ۲
۱۸- دیباچہ قرآن کریم انگریزی ۰ — ۰ — ۶
۱۹- ایک تبلیغی خط ۰ — ۴ — ۰
۲۰- اسباق ترجمہ قرآن کریم دو حصوں میں مجلد ۰ — ۰ — ۷
۲۱- لغات القرآن المعروف بہ کلید القرآن مجلد ۰ — ۸ — ۷
۲۲- فقہ احمدیہ حصہ اول مجلد ۰ — ۰ — ۱
۲۳- عربی اردو لغات تلخیص العربیہ مجلد خلاصۃ المنجد ۰ — ۰ — ۳
۲۴- عربی بول چال تدریس العربیہ مجلد ۰ — ۸ — ۲
۲۵- محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مجلد ۰ — ۰ — ۳
۲۶- خطبات نور ۱۹۰۲ء سے ۱۹۱۰ء تک ۰ — ۸ — ۱
۲۷- لطائف صلوٰۃ ۰ — ۴ — ۱
۲۸- مجموعہ تبلیغ پنجابی نظموں میں (امام المتقین نجات المسلمین - جھوک مہدی - جھٹی مسیح) ۰ — ۰ — ۳
۲۹- آپ بیتی از ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ ۰ — ۰ — ۳

موصی اصحاب توجہ فرمائیں

(۲)

نام	نمبر وصیت	رقم
سید سجاد حیدر شاہ رسول نگر گوجرانوالہ	۵۱۴۰ — ۲۷ ۳/۵۱	۱۰/-
توزن جان صاحبہ لیبتی رتہ ان ڈیرہ غازیخان	۵۰۱۱ — ۲۴ ۳/۵۱	۱۰/-
غلام رسول صاحب سیکرٹری مال چک ۶/۱۱-R منٹگمری	۵۱۱۰ — ۱ ۳/۵۱	۲۵/-
امۃ الحمید بیگم صاحبہ ملتان چھاؤنی	۴۹۷۴ — ۱ ۳/۵۱	۴/-/-
احمد حیات صاحب ٹمپل روڈ لاہور	۵۱۲۹ — ۱ ۳/۵۱	-/۱۴/-
حکیم عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال کوہاٹ	۵۱۱۱ — ۱ ۳/۵۱	۵۲/-
بحساب محمد عبد اللہ صاحب منظور احمد صاحب		۹۴/۱۴/۳
سید ولی محمد صاحب جہلم	۲۵ — ۳ — ۱ ۳/۵۱	۱۲/-
خواجہ عبد اللہ صاحب	"	۹/-
اہلیہ مظفر علی صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۵۱۴۰ — ۴ ۳/۵۱	۲/-
عبد الرحمٰن صاحب لائلپور	۳۶۰۱ — ۴ ۳/۵۱	۳۰/-
مستری غلام نبی صاحب "	"	۵۰/-
سردار بیگم جیو بلیل جھنگ	۵۱۵۹ — ۵ ۳/۵۱	-/۸/-
محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۲۱۴ — ۶ ۳/۵۱	۲۲/۸
غلام حیدر صاحب ڈرائیور گنج لاہور	۵۲۳۳ — ۷ ۳/۵۱	۱۲/۲
نصیر احمد صاحب سکھر سندھ	۵۲۵۵ — ۸ ۳/۵۱	۳/-
چوہدری جمیل احمد صاحب کراچی	۵۲۵۱ — ۸ ۳/۵۱	۴/۸
ملال احمد صاحب کالا خطائی شیخوپورہ	۵۲۶۲ — ۱۰ ۳/۵۱	۲۰/-
شیخ عبد الواحد صاحب کراچی	۵۲۸۱ — ۱۱ ۳/۵۱	۳۱/-
بابو محمد عبد اللہ صاحب	"	۹/۳/-
عبد الغفور صاحب	"	۷/-
محمد اسلم صاحب	"	۵/-
رحمت اللہ صاحب بٹ	"	۵۵/-
چوہدری محمد شریف صاحب	"	۲۲/-
والدہ صغریٰ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
مولوی ثناء اللہ صاحب کالا کیمپ ضلع جہلم	۵۳۰۵ — ۱۲ ۳/۵۱	-/۸/-
میاں بشیر محمد صاحب	"	۴۰/-
لفٹیننٹ عبد الرحمٰن صاحب لاہور چھاؤنی	۵۳۲۵ — ۱۴ ۳/۵۱	۲۰۰/-
عبد الرشید صاحب ٹھوگھاٹ		۵/-

اعلان نکاح

مورخہ ۹/۹/۵۱ بروز اتوار حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱½ بجے صبح کمرہ ملاقات خلافت میں چوہدری عزیز احمد خان صاحب ایڈووکیٹ وزیر آباد کے نکاح کا عبیدہ بیگم صاحبہ بی - اے بنت چوہدری فیض احمد خان صاحب بہلول پور ضلع لائلپور کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا اور تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۶/۹/۵۱ کو بمقام لاہور عمل میں آئی احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مفید ہو -

(ڈاکٹر غلام مصطفیٰ انچارج قلعہ گوجر سنگھ ڈسپنسری لاہور)

قیمت اخبار جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے - ان کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے

بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہو گئی ہے - بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں - جو احباب وی - پی کے انتظار میں ہوں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وی پی کا انتظار نہ کریں - قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں - اگر وقت کے اندر اندر ان کی طرف سے قیمت نہ آئی - تو پرچہ اُن کی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا جا سکے گا - وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے - بعض دفعہ دیر کا عرصہ سالوں کا بھی ہوتا ہے - ڈاکخانہ میں چالیس ۴۰ پینتالیس ۴۵ وی پی کی رقم ۱۹۴۸ء سے پھنسی ہوئی ہے

(مینیجر)

ترکی بحریہ کا جہاز خیرسگالی کے دورہ پہ پاکستان آئیگا

انقرہ ۱۹ ستمبر۔ ترکی بحریہ کا تربیتی جہاز "سوروما" جو پہلے مرحوم کمال اتاترک کا ذاتی جہاز تھا خیرسگالی کے دورہ پہ پاکستان آرہا ہے۔ اگرچہ پاکستانی بحریہ کے جہاز حال ہی میں خیرسگالی کے طور پر ترکی جا چکے ہیں۔ لیکن جنگ کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ ترکی جہاز کراچی آرہا ہے۔ سوروما نہر سویز کے راستے بحیرہ احمر اور بحیرہ عرب سے گذرے گا۔ ترک تربیت حاصل کرنے والے عملے کے لئے اتنے لمبے سفر پہ جانے کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ (استار)

گاندھی جی کے صاحبزادے قانون شکنی کریں گے

ڈربن ۱۹ ستمبر۔ گاندھی جی کے بڑے لڑکے مسٹر منی لال گاندھی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ افریقہ نسلی امتیاز کے قوانین کے خلاف احتجاج کرنے کیلئے جمعہ کے روز کوئی قانون توڑیں گے تاکہ انہیں گرفتار کر لیا جائے۔ آپ نے اعلان کیا کہ ایسے ملکی قانون کے آگے نہ جھکنا انسانی فرض ہے جو بے انصافی اور بد اخلاقی پر مبنی ہے مجھے احساس ہے کہ میں ایک سنگین اقدام کر رہا ہوں لیکن یہی ایک راستہ ہے جس سے انسانیت کی بچت اور انسانوں کا وقار قائم ہو سکتا ہے۔ (استار)

اینگلو عراقی تجارت کے ضابطے

لندن ۱۲ ستمبر۔ برطانیہ کے برآمدی تاجروں کی سہولت کے لئے تجارتی بورڈ کے ایک رسالہ کی اشاعت میں عراقی درآمد کے تمام طریقے درج کئے گئے ہیں۔ برآمدی تاجروں کی رہنمائی کے لئے درآمدی لائسنس کے تمام نئے قاعدے بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ (استار)

بمباری کی تباہ کاریوں کے لئے
ہفتہ وار ٹیکس

لندن ۱۹ ستمبر۔ دوران جنگ کی بمباری سے برطانیہ میں جو تباہی ہوئی تھی۔ اس کے اثرات کو دور کرنے کے لئے ابھی تک برطانوی ٹیکس دینے والے ہر ہفتہ ۱,۲۵۰,۰۰۰ پونڈ ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ اس رقم کا ستر فیصدی منہدم شدہ مکانات کے مالکان کو ان کی مرمت کیلئے دیا جارہا ہے۔ اب تک ان کے لئے ایک ارب پونڈ ادا کئے جا چکے ہیں۔ (استار)

پولینڈ میں قومیت پسندی کا رجحان

لندن ۱۲ ستمبر۔ پولینڈ سے جو پناہ گزین حال میں برطانیہ آئے ہیں۔ انہوں نے بتلایا ہے کہ وہاں کے حکام کو اس سے تشویش پیدا ہو گئی ہے کہ پولینڈ قومیت پسند رجحان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ تحریک ویسی ہی ہے جیسی یوگوسلاویہ کی وہ ٹیٹو پسند تحریک جس نے اس ملک کو ماسکو سے علیحدہ کر دیا۔ (استار)

پاکستان بھارت اور دیگر ممالک میں ٹڈیوں کا خطرہ

لندن ۱۲ ستمبر۔ ماہرین کا بیان ہے کہ شرق بعید شمال مشرقی افریقہ اور مشرقی ممالک کے کسی علاقہ میں بے خبری کے عالم میں ٹڈی دلوں کے حملے شروع نہیں ہو سکیں گے کیونکہ تمام مشرق وسطیٰ کی حکومتوں کے تعاون سے سعودی عرب اور مشرقی افریقہ کے صحراؤں میں ٹڈیوں کے کنٹرول کرنے والے ادارے شب و روز نگرانی کر رہے ہیں۔

ہندوستان سے ٹڈیوں کی پیدائش کی تشویشناک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن مشرق وسطیٰ کی چوکسی کے مقابلہ میں وہاں کی نگرانی اتنی سخت نہیں۔ اور ٹڈیوں کو ختم کرنے کے لئے بھارتی حکومت کی کوششیں بعض صوبائی حکومتوں کی لاپرواہی سے پوری طرح کامیاب نہیں ہو رہیں بھارت میں پیدا ہونے والے ٹڈی دل جلد ہی حرکت کرنے لگیں گے۔ جس سے بھارت۔ پاکستان اور مشرق وسطیٰ میں فصلوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق ہے۔ (استار)

نئے برطانی کارخانے کے لئے
مشرق وسطیٰ کا تیل

لندن ۱۲ ستمبر۔ دریائے ٹیمز کے دہانہ کے قریب ایک بہت بڑا تیل صاف کرنے کا کارخانہ زیر تعمیر ہے اس کے لئے مشرق وسطیٰ سے اور بالخصوص سعودی عرب سے کروڑ ٹن تیل منگوایا جائے گا جسے صاف کرنے کے بعد تمام برطانیہ اور یورپ کے مختلف حصوں میں تیل بھیجا جائے گا۔ یہ کارخانہ ۱۹۵۳ء کے شروع میں مکمل ہو جائے گا یہ ایک کروڑ پونڈ کی لاگت سے تیار کیا جا رہا ہے۔ اس میں سالانہ ساڑھے آٹھ لاکھ ٹن تیل صاف کیا جائے گا۔ اس کارخانہ میں اعلےٰ قسم کا پٹرول اور دوسرے تیل بنائے جایا کریں گے۔ (استار)

طیاروں کی رفتار کا نیا ریکارڈ

لندن ۱۲ ستمبر۔ اس وقت طیارہ کی تیز رفتاری کا ریکارڈ امریکہ کے پاس ہے لیکن عنقریب برطانیہ تیز رفتاری کا نیا ریکارڈ قائم کرنے کیلئے دنیا کو چیلنج دیگا۔ (استار)

عرب لیگ میں دیگر اسلامی ممالک کو شامل کرنیکی تجویز
عرب لیگ کے سیکرٹری کا بیان

اسکندریہ ۲۱ ستمبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عزام پاشا نے "سٹار" کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ اگر اسرائیل فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ کی قرارداد کو عملی جامہ پہنا دیں۔ تو عرب ان کے ساتھ معاہدہ امن کرنے پر غور کرنے کو تیار ہیں۔ عزام پاشا نے کہا کہ عرب لیگ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی مخالفت کرنے کی خواہشمند نہیں۔

اگرچہ تیل بردار جہازوں کی بابت اقوام متحدہ کی قرارداد غیر منصفانہ ہے۔ لیکن عرب اس پر بھی عمل کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ فلسطین کے متعلق اقوام متحدہ اور حفاظتی کونسل کے فیصلوں پر یہودی بھی عملدرآمد کریں۔ عرب لیگ کو وسعت دے کر دیگر اسلامی اور مشرقی ممالک کو اس میں شامل کرنے کے خیال کی وضاحت کرنے کی تجویز پر عزام پاشا نے بتایا کہ ابھی تک اس خیال پر تبادلۂ خیالات نہیں کیا گیا۔ کیونکہ عرب لیگ صرف عربوں پر ہی مشتمل ہے۔ اور کسی غیر عرب ملک کی شمولیت کے لئے عرب لیگ کے چارٹر میں ترمیم اور اس کے نظام میں تبدیلی کرنی پڑے گی۔ تاہم عرب لیگ کی موجودگی دیگر اسلامی اور مشرقی ممالک کے ساتھ رابطہ اور تعاون پیدا کرنے میں بہت حد تک ممد ثابت ہو رہی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے دفاعی سمجھوتہ میں عربوں کی مجوزہ شرکت پر اظہار رائے کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے کہا۔ اگر مصر نے عرب لیگ کے آئندہ اجلاس میں اس مسئلہ پر بحث کرنے کی درخواست کی تو مجھے امید ہے کہ عرب حکومتیں اس کا خیر مقدم کریں گی آپ نے مزید کہا کہ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ عرب ممالک مشرقی اسلامی ممالک کی معیت میں عرب لیگ کے تحت یا ایک علیحدہ کانفرنس میں اس مسئلہ پر غور کریں۔ (استار)

ترک اساتذہ کا ورود شام

دمشق ۲۱ ستمبر۔ گیارہ ترک خواتین اساتذہ ایک ثقافتی مشن کی صورت میں شام کا دورہ کر رہی ہیں۔ مشن کی ارکان خواتین شام کی وزارت تعلیم کی مہمان ہیں۔ (استار)

یمن میں یوم اقوام متحدہ منایا جائیگا

قاہرہ ۲۱ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یمن نے عرب لیگ فیصلہ کا انتظار کئے بغیر ۲۴ اکتوبر کو یوم اقوام متحدہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے اسکندریہ میں اپنے اجلاس میں یوم اقوام متحدہ کے سلسلے میں اقوام متحدہ کی دعوت کے متعلق اپنا فیصلہ ملتوی کر دیا تھا لیکن معلوم ہوا تھا کہ مسئلہ فلسطین کی بابت اقوام متحدہ کی اپنے چارٹر کی خلاف ورزی کے خلاف احتجاج کے طور پر اس دعوت کو مسترد کر دینے کے عندیہ کا اظہار کیا گیا تھا۔ (استار)

پچاس لاکھ روپیہ جمع کرنے کی مہم کا آغاز

لاہور ۲۰ ستمبر۔ سید علی حسین گردیزی نے آج لاہور میں پچاس لاکھ روپیہ فراہم کرنے کی مہم کی ابتدا کر دی مال روڈ پر تاجروں کے ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ چندہ جمع کرنا نہ صرف عوام کا فرض بلکہ مخیر حضرات کے لئے چندہ دینے کا بہت اچھا موقع ہے۔ کیونکہ اگر ہنگامی حالات میں اس رقم سے زخمیوں کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی تو یہ نہ صرف ان کے ساتھ ایک نیکی ہو گی۔ بلکہ اس کے دینے والے کو بھی ثواب پہنچے گا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ کی ہولناکیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جنگ میں تیاریاں نہیں کی جاتی بلکہ اس سے پہلے تیاریاں کی جاتی ہیں۔ ہندوستانی فوجیں سرحدوں پر بیٹھی ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کب کیا ہو گا۔ آپ نے عوام سے خصوصاً امیروں سے اپیل کی کہ وہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

شام عراق مواصلات کانفرنس

دمشق ۲۱ ستمبر۔ اگلے ماہ شام اور عراق کے مابین بغداد میں ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں دونوں ممالک کے سلسلہ ہائے تار و ٹیلیفون کو باقاعدہ کیا جائے گا۔ شام کی طرف سے سید فواد حلابی ڈائریکٹر جنرل ٹیلیفون ڈاک و تار کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ (استار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴